# مطبوعات

**انوار القرآن والحدیث** پروفیسر سعید اختر صاحب کی تالیف انوار القرآن والحدیث میرے سامنے ہے۔ ان کے رشحاتِ قلم کی دیگر خصوصیتوں کے ساتھ ساتھ ایک نمایاں نہایت قابلِ قدر خصوصیت و وصف یہ ہے کہ انہوں نے اختلافی مسائل میں راہ اعتدال کی طرف رہنمائی کر کے امتِ مسلمہ کے انتشار و افتراق کو کم سے کم کرنے کی کوشش کی ہے۔

اپنے جملہ محاسن اور خوبیوں کے باوصف کتاب میں بے شمار اغلاط ہیں جو کاتب کے قلم سے رہ گئے ہیں اور پروف ریڈر کی نظر سے بھی اوجھل رہ گئے ہیں۔ مثلاً:

ص ۶۹ پر عن ابی ذرِ جو ابی ذرٍ ہے اور آنا اُغفِرُ کی بجائے انا اَغفِرُ چاہیے۔

ص ۶۹ پر لن تبلغوا ضُرّی جو لن تبلغوا ضَرّی چاہیے۔

ص ۷۰ پر اَلمِخیَطُ نہیں المَخِیطُ ہے۔

ص ۷۳ پر عن ابی ذرِ جو ذرٍّ چاہیے اور وَزرٌ ہے جو وِزرٌ چاہیے۔

ص ۷۹ پر موعظۃٌ نہیں موعظۃً چاہیے اور اسی صفحہ پر فسیئری نہیں فسَیَرٰی چاہیے۔

ص ۸۲ پر یُباعِدُنِی ہے یُباعِدنِی چاہیے۔

ص ۸۹ پر عن ابی سعیدٌ نہیں عن ابی سعیدٍ چاہیے۔ اسی صفحہ پر سَنانٍ نہیں سِنانٍ چاہیے۔

ص ۱۰۰ پر فاکدّٰھا نہیں فاکدَھا چاہیے اور اسی صفحہ پر

وباللهِ التّوفیقِ نہیں وَباللهِ التّوفیقُ چاہیے۔
ص ۱۰۲ پر من عادی نہیں من عادیٰ چاہیے اور اَحَبَّ نہیں اَحَبُّ ہے۔
ص ۱۰۴ پر ان الله تجاوز لی کا ترجمہ میری برکت سے میری اُمت کی۔
صیح معلوم نہیں ہوتا بلکہ میرے لیے میری اُمت کی خطائیں اور بھول چوک بخشے۔
ص ۱۰۸ پر عمر بن العاص نہیں، عمرو بن العاص ہے اور اسی صفحہ پر حتی یکونُ نہیں، حتی یکونَ ہے۔
ص ۱۱۴ پر "الی ما" کا معنی رہ گیا ہے لکھا جائے۔
ص ۱۱۵ پر المَفَارِق نہیں، المُفارِقُ ہے۔
ص ۱۱۶ پر الطَّهُورُ نہیں، الطُّهُورُ ہے۔
ص ۱۱۶ پر ضَالٌ نہیں، ضَآلٌّ ہے۔
ص ۱۲۰ پر تَبَعًا نہیں تَبَعًا ہے اور لَمَاجِئْتُ نہیں، لِمَاجِئْتُ ہے۔
اور ص ۱۲۰ پر "اور کس سبب ہے؟" کے بجائے "اور کس سبب سے ہے"
ص ۱۲۲ پر "ہدایتِ رَبّانی نہیں، ہدایتِ رَبّانی چاہیے۔
ص ۱۴۰ پر امام احمد بن یزید سرخی ہے اور نیچے ابو عبداللہ محمد بن یزید ہے کونسا درست ہے۔
ص ۱۵۰ پر عبدالماجد صاحب کچھ نہیں کو، مولانا عبدالماجد لکھنا زیادہ مناسب ہے
مزید برآں ص ۳۳ پر النعمان بن بشیر ہے جو بُشیر چاہیے۔
ص ۴۲ پر یَادَبُّ یَارَبُّ ہے حالانکہ یَارَبِّ یَارَبِّ چاہیے۔ ترجمہ یا رب کا کیا گیا ہے۔ اسی صفحہ پر مُطْعَمُه لکھا ہے حالانکہ مُطْعَمُهٗ ہے۔
ص ۵۲ پر لَاتَغْضَبُ لکھا ہوا ہے جو لَاتَغْضِبْ چاہیے۔
ص ۶۱ پر ادرک الناسَ لکھا ہوا ہے حالانکہ ادرک النَّاسُ ہے۔
یہ نمونہ کے طور پر نشان زد کی گئی ہیں ورنہ اغلاط بہت ہیں تصیح کی ضرورت ہے۔
اس کی ضخامت: ۳۹۱ صفحات اور قیمت ر/۳۵ روپے (عبدالوکیل علوی)

**اخوان المسلمون**

مؤلف : افتخار احمد۔ ناشر: المیزان پبلشرز، صابر پلازا۔ امین پور بازار، فیصل آباد۔
سٹاکسٹ : الائیڈ کمپنی، دی مال لاہور۔ صفحات : ۴۴۰ مجلد خوب صورت گرد پوش سے آراستہ۔ قیمت : ۱۶۰/ر

زیر نظر کتاب ایک ایسے موضوع ہے جس پہ اسلامی نشاۃ ثانیہ کے اس دور میں جس قدر لٹریچر مہیا کیا جائے، کم ہے۔ محترم مولف نے اس مجموعہ مضامین میں پوری کوشش کی ہے کہ دنیائے اسلام کی اہم تر تحریک الاخوان المسلمون کے بارے میں اپنے قارئین کو تحریک کے ایسے پہلوؤں سے پوری طرح متعارف کرائیں جو ہماری قومی بے حسی کی بنا پہ اکثریت کی نظروں سے اوجھل ہیں اور جن کا جاننا ہر مسلمان نوجوان کے لیے لازم ہے۔ کتاب کے پہلے ایڈیشن ۱۹۸۰ء پہ محترم مولانا نعیم صدیقی صاحب کی تقریظ اور جناب صلاح الدین مدیر تکبیر کا تبصرہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ کتاب خاص اہمیت کی حامل ہے اور اس قابل ہے کہ ہر پاکستانی مسلمان اس کا مطالعہ ضرور کرے، محترم نعیم صدیقی صاحب نے موضوع کے بارے میں انتہائی اہم نکات بیان کرنے کے بعد لکھا ہے :

"افتخار احمد نے تحریک اخوان المسلمون اور اس کے اکابر کا تعارف پیش کرنے کے لیے متعدد مآخذ سے استفادہ کیا ہے۔ یہ خدمت تاریخ کی بھی خدمت ہے، علم و ادب کی بھی، اُردو زبان کی بھی، اور فلاح انسانیت کا راستہ دکھانے والے دین کی بھی۔ جس تحریک نے سید قطب شہید اور عبد القادر عودہ جیسے اہل قلم کو ابھارا اس کی داستان لکھ کر افتخار احمد نے بھی اپنا تعلق اس کاروانِ عشق سے جوڑ لیا ہے میری طرف سے ہدیہ تبریک"۔

محترم محمد صلاح الدین اپنے جامع تبصرے کے آخر میں رقمطراز ہیں۔
"افتخار احمد صاحب نے اپنی اس گرانقدر تالیف میں اس تحریک

کے پس منظر اور ارتقاء کی اب تک کی تفصیلات کو یکجا کر کے دعوتِ اسلامی کے کارکنوں کے لیے ایک قیمتی کتاب مہیا کر دی ہے۔ اسلام کی دعوت سے متاثر ہونے والے ذہنوں کے لیے یہ تالیف ایک ولولہ انگیز بانگ جرس ثابت ہو گی۔"

ان دو عبقری اہلِ قلم حضرات کی انتہائی وقیع آرا کو نقل کر دینے کے بعد اس کتاب پر مزید تبصرہ کرنا سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ البتہ مزید جو بات کہی جا سکتی ہے، وہ یہ ہے کہ اگر کتاب کے آخر میں محترم مؤلف ان اثرات کا جائزہ بھی پیش کر دیتے تو کتاب کی افادیت میں مزید اضافہ ہو جاتا، جو اس تحریک کے نتیجے میں پوری دنیا بالخصوص اسلامی ممالک اور عرب حکومتوں پر مرتب ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایک طرف روس، امریکہ اور مغربی دنیا کے عوام آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اسلام اور مسلمانوں کو دیکھ رہے ہیں اور دوسری طرف یہود و ہنود کی وہ تنظیمیں جن کا کام ہی اللہ کی زمین میں فساد برپا کرنا ہے۔ اور عیسائی مشنریوں کے وہ ادارے جو پوری دنیا کو اپنے رنگ میں رنگنے کے لیے بے انتہا ذرائع اور وسائل کے مالک ہیں۔ اسلامی تحریکات کے اثرات کو کم کرنے کے لیے پہلے سے کہیں زیادہ سرگرم عمل ہو گئے ہیں۔ اور بزعم خود یہ سمجھ رہے ہیں کہ اس طرح وہ اللہ کے نور کو بجھانے میں کامیاب ہو جائیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ۔

نورِ خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

(تبصرہ نگار شبیر احمد)

**نظامِ جاہلیت سے تعاون اسلامی نقطۂ نظر سے**

مؤلفین: مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ، مولانا صدرالدین اصلاحی۔ مرتبہ: خالد حامدی صاحب

ناشر: ادارۂ شہادتِ حق، پوسٹ بکس نمبر ۹۷۰۲ جامعہ نگر، نئی دہلی (بھارت) ۱۱۰۰۲۵

صفحات: ۱۲۲ قیمت: -/۱۲ روپے

یہ کتابچہ اصل میں مولانا سیّد ابوالاعلیٰ مودودیؒ اور مولانا صدرالدین اصلاحی کے چند ایسے مضامین کا مجموعہ ہے جس میں اہلِ اسلام کے نظامِ جاہلیت سے تعاون کرنے یا نہ کرنے کے مسئلے پر شرعی بحث کی گئی ہے۔ اور ضمناً اس میں غیر اسلامی نظامِ حکومت کی رکنیت، ملازمت اور اُس کی قانون ساز مجالس میں شرکت کے مسائل بھی زیرِبحث آ گئے ہیں۔ اسلامی سیاسیات سے دلچسپی رکھنے والوں کے لیے ایک مفید رہنمائی ہے۔

---

**مسلم پرسنل لاء** اشاعتِ خاص ماہنامہ "دارالعلوم" (دیوبند۔ بھارت)

مدیر: مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی۔ پاکستان میں ملنے کا پتہ: عبدالستار مہتمم جامعہ محمودیہ داؤد والا، شجاع آباد۔ ملتان۔ صفحات: ۲۰۰، اس خاص مجلہ کی قیمت -/۳۶ روپے۔ سالانہ چندہ -/۹۰ روپے۔

یہ ماہنامہ "دارالعلوم" (دیوبند۔ بھارت) کا خصوصی نمبر ہے۔ اس میں شریعت ایکٹ یا مسلم پرسنل لاء کا تاریخی پس منظر، اس کے بعض پہلوؤں کا ناقدانہ جائزہ اور موجودہ بھارت میں اس متنازعہ مسئلے کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ بابری مسجد کے بارے میں بعض تاریخی حقائق پیش کیے گئے ہیں۔ بھارتی قانون سی آر پی سی دفعہ ۱۲۵ کا تقابل شریعت کے قانونِ متاعِ طلاق بخلاف نفقہ مطلقہ سے کیا جائے گا۔ ۱۲ علمائے دین کے ۲۰ علمی مضامین کا یہ مفید مجموعہ اور اہم نمبر ہے۔

---

**قرآن کی باتیں** | مصنّف: سیّد نظر زیدی - مطبع: تعمیرِ ادب، لاہور
تفسیم کنندہ: المنار بک سنٹر منصورہ، لاہور۔ ضخامت: ۹۶ صفحات
قیمت: ۱۸/- روپے۔

سیّد نظر زیدی صاحب ان شعراء و ادباء میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے ادب و شعر کے ذریعے سے ننھے منے بچوں کی ذہنی، اخلاقی اور روحانی تربیت کرنے کی حتیٰ الامکان کوشش کی ہے۔

"قرآن کی باتیں" ان کی نئی اور تازہ تالیف ہے، جس میں انہوں نے قرآن مجید کی آیات کے حوالے سے شرفِ انسانیت، نماز کی فرضیت، سچ بولنا، غیبت سے بچنا، لباس اور بدن کی پاکیزگی، فضول خرچی کی عادتِ بد سے پرہیز اور چغل خوری کی قباحت اور باہمی لڑائی جھگڑے سے بچنا وغیرہ عنوانات کے تحت بچوں کے لیے اچھی معلومات جمع کر دی ہیں۔

ص ۴۰ دوسرے پیرے کو کسی اور مثال سے پیش کیا جاتا تو بہتر تھا۔ اسی طرح ص ۵۶ پر دوسرا پیرا بھی "ہوا یہ کہ چالاک اور خود غرض لوگوں" قابلِ توجہ ہے۔

(عبدالوکیل علوی)

---

**وادیٔ نیل کا قافلۂ سخت جاں** | مؤلف: مرشدِ عام اخوان المسلمون مصر محمد حامد ابوالنصر
مترجم: حافظ محمد ادریس ایم اے۔ طابع و ناشر: عمر پبلی کیشنز، فضل الٰہی مارکیٹ، اردو بازار، لاہور۔ ضخامت: ۲۹۲ صفحات۔ قیمت: ۶۵/- روپے

حق و باطل کی کش مکش ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی ــــ خوش قسمت اور سعادتِ دارین سے بہرہ ور ہیں وہ نفوسِ قدسیہ جنہوں نے ہر حالت میں حق و صداقت کا بے لوث ساتھ دیا۔ اور اس کے لیے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا۔

اخوان المسلمون کے مرشدِ عام محترم محمد حامد ابوالنصر نے اپنی تالیف میں مصر کے

فرعون طینت آمر کرنل جمال عبدالناصر کے دورِ انقلاب میں اخوان کے رہنماؤں پر ڈھائے گئے مظالم کی عینی شہادت پیش کی ہے، جس کا اُردو ترجمہ حافظ محمد ادریس صاحب ایم اے نے کیا ہے ترجمہ عام فہم زبان میں بہت سُلجھا ہوا اور مؤلف کے ذہن اور ضمیر کا صحیح عکاس ہے۔

تحریکِ اسلامی کے کارکنوں کے لیے خاص کر اور عوام الناس کے لیے عام طور پر نہایت عمدہ رہنمائی ہے۔ (عبدالوکیل علوی)

---

**صرف عورتوں کے لیے** | تصنیف: شیخ محمد الزین الطاہر۔ ترجمہ: عبدالرشید حنیف۔
ناشر: ادارہ علومِ اسلامی جھنگ صدر۔ ضخامت: ۹۰ صفحات، غیر مجلد
قیمت: درج نہیں۔

اِس کتاب میں عورت کی حیثیت اور عائلی زندگی میں اس کے کردار پر گفتگو کی گئی ہے۔ یہ نہ صرف اِس دور بلکہ ہر دور کا زندہ موضوع رہا ہے اور اس لحاظ سے زیرِ نظر کتابچے کو بہت اہم خیال کرنا چاہیے۔ لیکن جس انداز سے مباحث سپردِ قلم کیے گئے ہیں وہ اچھا خاصا غیر مربوط اور جدید اسالیب سے بہت ہٹا ہوا ہے، تاہم اس کا مطالعہ فائدے سے خالی نہیں۔ قاری اس نتیجے پر بہر حال پہنچ جاتا ہے کہ اسلامی اُصولوں کو اپنانے ہی سے بہتر زندگی بلکہ زندگی گزارنے کے قابل بنتا ہے۔

(انظر زیدی)

---

## گذارشِ احوالِ واقعی

چند اہم کتابوں پر اس ماہ تبصرہ لکھنا ضروری تھا اور ان پر میں خود لکھنا چاہتا تھا۔ مگر اشارات کی طوالت کے علاوہ قصاص و دیت پر مضامین شامل کرنے پڑے۔ یوں بھی مطبوعات نے کئی صفحات لے لیے ہیں۔

---